REGD NO L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور پاکستان

فون ۲۹۷۹

قیمت ۱/

جمعرات ۲۹ ذیقعد ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸/۴ ★ ۱۴ تبوک ۱۳۲۹ھش | ۱۴ ستمبر ۱۹۵۰ء ★ نمبر ۲۱۱

اخبار احمدیہ

لاہور۔ ۱۳ ستمبر۔ حضرت اماں جان اطال اللہ بقاءہا۔ کمر سر میں بہت درد ہے۔ احباب حضرت اماں جان کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں فرمائیں۔

لاہور۔ ۱۳ ستمبر۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان کی طبیعت کل سے زیادہ خراب ہے۔ ضعف بہت ہے۔ ٹمپریچر بھی ہو گیا ہے۔ دل میں کمزوری بڑھی ہوئی ہے۔ احباب موصوف کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(نوٹ) کل سہو کتابت سے حضور ایدہ اللہ کی صحت کی اطلاعات کی تاریخ ۱۱ ستمبر ہی لکھی گئی ہے۔ جو کہ ۱۰۔ ۱۱۔ اور ۱۲ ستمبر تھیں۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

مشرقی پاکستان کے گزٹڈ اور نان گزٹڈ ملازموں کی تنخواہوں میں اضافے

ڈھاکہ۔ ۱۳ ستمبر۔ حکومت مشرقی بنگال نے نان گزٹڈ اور گزٹڈ افسروں کی تنخواہوں کے نئے سکیلوں کا اعلان کر دیا ہے۔ ان اسکیلوں میں نہ صرف تنخواہوں کی آخری حد بڑھا دی گئی ہے بلکہ سالانہ شرح میں بھی اضافہ کر دیا گیا ہے اور ترقی کی مدت بھی پہلے کی نسبت کم کر دی ہے تاکہ جلد ترقی حاصل کی جا سکے۔ کالجوں کے لیکچراروں کو گزٹڈ افسر بنا دیا گیا ہے۔ نئے اسکیلوں کا اثر نان گزٹڈ افسروں پر یکم اپریل ۱۹۴۹ء سے ہوگا اور گزٹڈ افسروں پر یکم جنوری ۱۹۵۰ء سے۔ مثال کے طور پر جونیر سول سروس کا سکیل ۲۲۵ سے ۵۰۰ تک کر دیا گیا ہے پہلے یہ اسکیل صرف ۱۲۵ سے ۳۵۰ تک تھا۔ اسی طرح جونیر ایجوکیشن سروس کا سکیل ۲۵۰ سے ۵۰۰ تک کر دیا گیا ہے۔ اور جونیر ایکسائز سروس کا سکیل ۲۰۰ سے ۲۰۰ سے ۵۰۰ تک کر دیا گیا ہے۔ اس اسامی کا پہلا سکیل ۱۲۵ سے ۲۵۰ تک تھا۔

خان لیاقت عباس و ابراہیم سے ملے

راولپنڈی۔ ۱۳ ستمبر۔ آج وزیر اعظم پاکستان نے راولپنڈی میں آزاد کشمیر حکومت کے نگران چودھری غلام عباس۔ آزاد کشمیر حکومت کے سابق صدر سردار محمد ابراہیم خان اور کشمیر مسلم کانفرنس کے صدر میر واعظ

مختصرات

کراچی۔ ۱۳ ستمبر۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس سال سندھ میں چاول کی فصل ۱/۲ ۲ لاکھ ٹن زیادہ ہوگی۔ یاد رہے۔ گذشتہ سال بھی سندھ میں ۹۶ ہزار ٹن چاول فاضل پیدا ہوا تھا۔

پٹنہ۔ ۱۳ ستمبر۔ حکومت بہار نے فیصلہ کیا ہے کہ صوبائی ملازمتوں میں آئندہ کے لئے فرقہ وارانہ نمائندگی ختم کر دی جائے۔

عدن۔ ۱۳ ستمبر۔ پاکستان کے تین بحری جہاز۔ ٹیپو سلطان۔ طارق اور سندھ آج بحیرہ عرب میں جنگی مشقیں کرنے کے بعد یہاں پہنچ گئے۔

کراچی۔ ۱۳ ستمبر۔ حکومت سندھ نے یہ تجویز منظور کر لی ہے کہ آئندہ کے لئے صوبوں اور ریاستوں کے کابینوں کے سربراہوں کو چیف منسٹر کہا جایا کرے۔ صرف مرکزی کابینہ کے سربراہ وزیر اعظم کہلایا کریں۔

کلکتہ۔ ۱۳ ستمبر۔ کلکتہ کے نزدیک کوسی پور اور اچھاپور کی گورنمنٹ آرڈیننس فیکٹریوں کے چودہ ہزار مزدوروں نے ہڑتال کر رکھی ہے۔

پاکستانی سکے کی قیمت کم نہ کرنے کے فیصلے سے پاکستان کو بہت زیادہ اقتصادی فائدہ رہا ہے

کراچی۔ ۱۳ ستمبر۔ آج بیرونی تجارت کونسل کے اجلاس کو خطاب کرتے وقت پاکستان کے وزیر تجارت آنریبل مسٹر فضل الرحمن نے نہایت ٹھوس حقائق اور اعداد و شمار کی روشنی میں بتایا۔ کہ اپنے سکے کی قیمت کم نہ کرنے کے فیصلے سے پاکستان کو واقعی اقتصادی طور پر بہت فائدہ پہنچا ہے آپ نے بتایا کہ گذشتہ چھ ماہ میں قیمتی مالیت کا سامان بیرونی ملکوں سے پاکستان آیا۔ پاکستان نے اس سے بیس کروڑ کی مالیت کا سامان باہر بھیجا ہے۔ اور گذشتہ سال کی برآمد سے جتنے بیرونی سکے پاکستان نے کمائے تھے اس سے دو تہائی زیادہ سکے امسال صرف اون۔ پٹ سن اور کپاس کی برآمد سے کمائے ہیں اس سال ہماری ساری کپاس بیرونی منڈیوں میں کھپ چکی ہے اور پچھلے سال کا بھی کوئی ذخیرہ ہمارے پاس باقی نہیں ہے۔ آپ نے کہا۔ ہندوستان کے ہماری کپاس کو خریدنے کے انکار سے ہمیں نئی منڈیوں کی تلاش ہوئی۔ اور اب ہمیں ایسی مستقل منڈیاں مل گئی ہیں۔ جو برسوں تک ہم ہی سے مال خریدیں گی۔ آپ نے یہ بھی بتایا۔ کہ ہندوستان کو لامحالہ ہم سے ہی کپاس خریدنا پڑے گی۔ کیونکہ اس کی برآمد کا ۶۰ فیصدی دار و مدار کپاس کی اشیاء پر ہے۔ اسے سال بھر میں ۶۵ لاکھ گانٹھیں درکار ہیں اور خود وہ صرف بیس لاکھ ہی پیدا کرتا ہے۔ آپ نے کہا۔ یہ غلط ہے۔ کہ سکے کی شرح کم کرنے سے ہندوستان سے ہمارا مال خریدنا کم کیا۔ بلکہ اس کی اس پالیسی کا رجحان تو ۱۹۴۸ء کے اوائل ہی سے معلوم ہو گیا تھا جب اس نے فولاد اور کپڑے جیسی اہم اشیاء دینے سے انکار کر دیا تھا۔ لیکن ان دونوں چیزوں کی بیرونی منڈیوں سے خرید سے بھی ہمیں نفع ہی رہا۔ فرق صرف اتنا ہے کہ پہلے یہ مال ہندوستان سے آتا تھا۔ اب جاپان سے آتا ہے۔ مثال کے طور پر ۱۹۴۹/۵۰ء میں ہم نے باہر سے ۱۴ کروڑ ۶۰ لاکھ گز کپڑا ۱۹ کروڑ کو منگوایا۔ اور امسال ۲۳ کروڑ ۵۰ لاکھ گز کپڑا جاپان سے ۱۸ کروڑ سے کم مالیت کا منگوایا جس سے عوام کو خریدنے میں سہولیت ہو گئی۔ تقریر کے آخر میں آپ نے چاٹگام کی بندرگاہ کا ذکر کیا اور بتایا کہ ۱۹۴۸ء میں اس سے ۶ لاکھ ۸۰ ہزار ٹن کا مال درآمد و برآمد ہوا۔ ۱۹۴۹ء میں ۱۰ لاکھ ٹن کا۔ آپ نے کہا۔ ہمارے کارخانہ داروں اور گھریلو صنعتوں والوں کو عمدہ مال اچھے پیکٹوں میں بند کر کے بھیجنا چاہیئے تاکہ کسی نہ کسی طرح ہم برطانیہ کے سٹرلنگ کو صرف مشینوں کی خرید کیلئے وقف کر سکیں۔

فارورڈ بلاکیوں کا مشورہ

نئی دہلی۔ ۱۳ ستمبر۔ نئی دہلی ریڈیو نے آل انڈیا فارورڈ بلاک کا حکومت ہندوستان کو یہ مشورہ نشر کیا ہے کہ ہندوستان سلامتی کونسل سے کشمیر کا کیس واپس لے کر اپنے وسائل پر بھروسہ کرے کیونکہ اقوام متحدہ انگلو امریکی بلاک کا آلہ کار ہے جس کے دم قدم سے ہندوستان کی مصنوعی تقسیم معرض وجود میں آئی تھی۔

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے اشیاء خوردنی کے پچاس تھیلے مہیا کئے! جنہیں بذریعہ ہوائی جہاز ضرورتمندوں تک پہنچایا

لاہور۔ ۱۳ ستمبر۔ آج میں نے قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور اور ناظم شعبہ خدمت خلق کے ہمراہ "ناردرن انڈیا فلائنگ کلب" کے طیارے میں قریباً پچاس منٹ تک سیلاب زدہ علاقے پر پرواز کر کے سیلاب کی تباہ کاریوں کا قریب سے جائزہ لیا۔ قائد صاحب موصوف مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی طرف سے کئی من وزنی اشیائے خوردنی اپنے ساتھ لے گئے تھے جو کم و بیش پچاس تھیلوں میں بھری ہوئی تھیں ان اشیاء کو لاہور فیروزپور ٹرانسپورٹ کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ نے ملک محمد اسحاق خان نے اپنے ذاتی طیارے کے ذریعہ پانی سے گھرے ہوئے دیہات میں پھینک کر سیلاب زدگان تک پہنچایا۔ ملک صاحب گذشتہ چار یوم سے اپنے ذاتی خرچ پر افراد اور اداروں کی طرف سے پیش کردہ سامان خوراک ان دیہاتوں میں پھینک رہے ہیں

اس عرصہ میں انہوں نے اندازاً چالیس من اناج اور دیگر اشیائے خوردنی سیلاب زدہ علاقوں میں پہنچا کر دیگر افراد کے لئے قابل تقلید مثال قائم کی ہے۔ ہمارا طیارہ جسے کلب کے ممتاز رکن مسٹر ظفر اللہ چلا رہے تھے شالامار باغ اور اس کے ملحقہ علاقے پر سے پرواز کرتا ہوا باٹاپور سے متصل نہر کے ساتھ ساتھ نارووال کی جانب دور تک نکل گیا۔ اور پھر گوجرانوالہ کی طرف رخ کرنے کے بعد گرانڈ ٹرنک روڈ کے ادھر ادھر شاہدرے کے قریب سے ہوتا ہوا لاہور کی ان نواحی بستیوں کی طرف جا نکلا۔ جو سیلاب کے دوران میں زیر آب آ گئی تھیں۔ اگرچہ اب سیلاب کا پانی نکل چکا ہے اور اکثر مقامات پر زمین نمودار ہو گئی ہے۔ لیکن زمین میں نمی بہت زیادہ ہے۔ اور بعض مقامات پر مٹی دلدل میں تبدیل ہو کر دیہات میں آمد و رفت کو تاحال ناممکن بنائے ہوئے ہے۔ نارووال میں اب بھی سطح زمین پر پانی کی

جھیلیں دور تک پھیلی ہوئی نظر آ رہی ہیں۔ درجنوں مقامات پر مٹی کے بڑے بڑے تودے اس بات کا پتہ دے رہے ہیں۔ کہ سیلاب سے قبل یہاں گاؤں آباد تھے۔ دیہات کے لوگوں نے جو سیلاب کے باعث اپنے اپنے گھروں میں محصور ہو کر رہ گئے تھے۔ اب گھومنا پھرنا شروع کر دیا ہے۔ وہ پانی میں سے گزر کر ملحقہ دیہات میں بکثرت چل پھر رہے ہیں۔ اور نم خوردہ زمین پر ان کے آنے جانے کی وجہ سے بے شمار نئی پگڈنڈیاں نکل آئی ہیں۔ کہیں کہیں سلسلہ مواصلات تاحال ناگفتہ بہ حالت میں ہے۔ ریلوے لائن اور سڑک اعظم پر جگہ جگہ فوجی سپاہی اور ریلوے مزدور نہایت سرگرمی کے ساتھ مصروف کار اور دیہاتی اپنے ٹوٹے پھوٹے مکانوں کو پھر سے درست کرتے نظر آئے مواصلات کی خستہ حالی اور جگہ جگہ پانی ٹھہر جانے کے باعث دلدل کی سی کیفیت اس امر کی طرف اشارہ کر

رہی تھی۔ کہ ابھی سیلاب کے مارے ہوئے غریب دیہاتیوں کو ہوائی جہازوں کے ذریعہ خوراک اور کپڑے وغیرہ بہم پہنچانے کی بہت ضرورت ہے۔ (سٹاف رپورٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم عبدالحمید صاحب مصری کی قادیان میں تشریف آوری

(از مکرم مبارک علی صاحب واقف زندگی مقیم دار المسیح قادیان)

مکرم عبدالحمید صاحب مصری مورخہ ۱۳ ۹/ ۵۰ کو قادیان زیارت کے لئے تشریف لائے۔ سلسلہ کی طرف سے مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی کو باڈر پر استقبال کے لئے بھجوایا گیا۔ قادیان پہنچنے پر احمدیہ چوک میں معزز مہمان کا استقبال اہلاً وسہلاً ومرحبا و نعرہ ہائے تکبیر کے ساتھ کیا گیا۔ مورخہ ۵/ ۹/ ۵۰ کو جامعۃ المبشرین جو قادیان کے درویشان میں سیدنا حضرت امیر المومنین کے ارشاد کے ماتحت قائم کیا گیا ہے کے عملہ و طلبہ کی طرف سے معزز مہمان کی خدمت میں ایڈریس پیش کرنے کے لئے دعوت چاء کا انتظام دار المبشرین (احاطہ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ) میں کیا۔ دھوپ سے بچاؤ کے لئے سائبان وغیرہ کا بھی انتظام تھا۔ چاء سے فراغت کے بعد زیر صدارت مولوی شریف احمد صاحب امینی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل نے عربی زبان میں ایڈریس پیش کیا۔ جس میں معزز مہمان کی آمد پر اظہار مسرت کرتے ہوئے انہیں اہلاً وسہلاً کہا۔ اور بتایا کہ اس وقت قادیان حالات کی تبدیلی کی وجہ سے اپنی پہلی شان و شوکت میں نہیں۔ کیونکہ کثیر التعداد احمدی آبادی کو ہجرت کرنے پر مجبور کیا گیا۔ یہ سب کچھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام اور کشوف کے مطابق پورا ہوا۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ ان الذی فرض علیک القرآن لرآدک الی معاد کے وعدہ کے مطابق انہیں قادیان میں پھر واپس لائے گا۔ آج سے ساٹھ سال قبل خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ فرمایا تھا۔ کہ یاتیک من کل فج عمیق ویاتون من کل فج عمیق پس آپ کی ان حالات میں دور دراز کے ممالک سے آمد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر ایک روشن نشان ہے۔ بے شک اس وقت ہمارا پیارا امام قادیان میں موجود نہیں تاہم وہ مقدس مقامات جن میں خدا تعالیٰ کے پیارے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی زندگی گذاری ہے۔ اُن کی زیارت آپ کے لئے ترقی ایمان کا موجب ہوگی۔

اس وقت ہم صرف ۳۱۳ احمدی درویش قادیان میں اسلام اور احمدیت کے نام کو زندہ رکھنے کے لئے موجود ہیں۔ اور ہم خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں استقامت عطا فرمائے۔ اور ہمارے پیارے امام اور بچھڑے ہوئے بھائیوں کو جلد تر ہمیں ملائے۔ اور قادیان پھر سے ساری دنیا کے امن اور ہدایت کا مرکز بن جائے۔ آمین۔

اس کے بعد ایڈریس کے جواب میں معزز مہمان نے مصر میں احمدیت کی تبلیغ اور مصری بھائیوں کا قادیان اور درویشان قادیان کے ساتھ جذبہ محبت و اشتیاق کا ذکر کرتے ہوئے پیارے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ربوہ میں ملاقات میسر آنے اور قادیان کی زیارت کا موقع ملنے پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ نیز فرمایا کہ میری پاکستان کے لئے روانگی کے وقت وہاں کے احمدیوں نے مجھے زیارت دار الامان اور درویشوں کی ملاقات کی تاکید کی تھی۔ اور آپ نے یقین دلایا۔ کہ آپ ۳۱۳ نہیں بلکہ روئے زمین کے جملہ احمدی آپ کے ہر ہم و غم میں شریک ہیں۔ اُن میں سے ہر ایک کی انتہائی خواہش ہے۔ کہ کسی نہ کسی طرح اُنہیں پیارے مرکز کی زیارت اور اقامت کا موقع میسر آئے۔ آپ لوگ بہت خوش قسمت ہیں۔ جنہیں شعائر اللہ میں ٹھہرنے کا موقعہ ملا ہے اور یاد رکھیں آئندہ آنے والی نسلیں آپ کو نیک نام سے یاد کریں گی۔ اور آپکی قربانی پر فخر کریں گی۔ خدا تعالیٰ آپ کو بڑھ چڑھ کر خدمات کی توفیق عطا فرمائے میں جب اپنے وطن کو واپس جاؤں گا تو آپ کا محبت بھرا السلام اُنہیں پہنچا دوں گا۔

چونکہ ساری کارروائی عربی زبان میں ہوئی اس لئے حاضرین کے اشتیاق کے پیش نظر اس کا اردو ترجمہ سنایا گیا۔

بالآخر مکرمی مولوی شریف احمد صاحب امینی صدر جلسہ نے معزز مہمان کی تقریر کا خلاصہ اُردو زبان میں بیان فرمایا۔ نیز آپ نے معزز مہمان کو قادیان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین۔ شعائر اللہ اور بالخصوص اپنے پیارے محبوب کے مزار مبارک کی زیارت نصیب ہونے پر مبارکباد پیش کی۔ جملہ حاضرین مجلس نے نہایت دلچسپی سے جلسہ کی کارروائی سنی۔ اور بعد دعا جلسہ برخواست ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک

(۲) بعد نماز عصر بد اقصیٰ میں اساتذہ وطلبہ جامعۃ المبشرین کا معزز مہمان کے ہمراہ فوٹو لیا گیا۔ جس کی ایک کاپی معزز مہمان کو بطور تحفہ پیش کی گئی۔ اور ایک کاپی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں انہیں کی وساطت سے ارسال کی گئی۔

یوم التبلیغ یکم اکتوبر بروز اتوار

اس سال کے دوسرے یوم التبلیغ کے لئے یکم اکتوبر (بروز اتوار) کی مقرر تاریخ کی گئی ہے۔ لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ جملہ جماعتہائے احمدیہ پاکستان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اس دن اپنے حلقہ جات میں "یوم التبلیغ" منائیں۔ اور صبح سے شام تک پیغام حق پہنچانے کا فریضہ ادا کر کے بہتوں کی ہدایت کا موجب ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔ اور جلد سے جلد سعید روحوں کو حق کے قبول کرنے کی توفیق دے تا اسلام جملہ ادیان پر جلد تر غالب آئے۔ آمین

ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اپنی استعداد کے مطابق پر سارا دن تبلیغ حق میں صرف کرے اور پوری تندہی اور خلوص کے ساتھ اپنے ہمسایہ احباب سے "احمدیت" پر غور و خوض کر کے حق کے قبول کرنے کی دردمندانہ اپیل کرے خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

نوٹ:- یوم التبلیغ منا کر جملہ جماعتیں اپنی رپورٹیں دفتر ہذا بھجوا کر ممنون فرمادیں اور صیغہ نشر و اشاعت سے اس غرض کے لئے ٹریکٹ منگوائیں۔ اگر کوئی جماعت کسی معین اعتراض یا موضوع کے متعلقہ ٹریکٹ شائع کرنے کی ضرورت سمجھے؟ وہ فوراً مجھے مطلع کرے۔ تا اُنہیں حالات کے پیش نظر ٹریکٹ یا دو ورقہ تیار کرایا جا سکے۔ اس وقت دس مختلف عنوانوں کے ماتحت ٹریکٹ تیار ہیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

چندہ سالانہ اجتماع ـــــ خدام الاحمدیہ

تمام مجالس کو بذریعہ سرکلر ۱۳ـ۷ـ۱۳ـ۸ـ۱۸ـ۸ اطلاع بھجوائی جا چکی ہے کہ سالانہ اجتماع قریب آرہا ہے اور اس کے انتظامات کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ مگر ابھی تک بہت کم مجالس نے چندہ سالانہ اجتماع بھجوایا ہے۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا التماس ہے کہ براہ کرم تمام مجالس چندہ سالانہ اجتماع شرح کے مطابق وصول کر کے جلد از جلد مرکز میں بھجوائیں۔ تاکہ مرکز جملہ انتظامات شروع کر سکے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان

بحکم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اعلان کیا جاتا ہے کہ سلطان احمد صاحب طاہر کارکن احمدیہ سنڈیکیٹ حضور کے باوجود بار بار آرڈر دینے کی تعمیل نہیں کرتے۔ انہیں بجٹ بنانے کے متعلق ہدایت کی گئی تھی۔ اور کہا گیا تھا۔ کہ اس میں ولیسی قرضہ کی رقوم بھی درج کریں۔ مگر انہوں نے اس طرف توجہ ہی نہیں کی۔ اس لئے انہیں دس روپے جرمانہ کیا جاتا ہے۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ)

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام کالج لاہور میں ایک لیکچرار انگلش اور لیکچرار فزکس کی ضرورت ہے۔ درخواست دہندہ کم از کم سیکنڈ کلاس ایم اے اور ایم۔ ایس سی علی الترتیب ہونا چاہیئے۔ تنخواہ حسب لیاقت و تجربہ۔

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ ایک ہفتہ سے بیمار ہے۔ اور لیڈی ہسپتال میں زیر علاج ہے نیز میری ہمشیرہ اور بھانجی مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ سیدنا حضرت اقدس و بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ مولا کریم جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (عبد المجید اکبر کلرک الفضل لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل لاہور

معترضین اپنے اصولوں پر بھی غور فرمائیں!

۱۴ ستمبر ۱۹۵۰ء

خبر ہے کہ ہز ایکسی لینسی گورنر پنجاب کی خدمت میں ایک وفد جو مودودی صاحب کی جماعت عوامی لیگ اور کمیونسٹوں کے نمائندوں پر مشتمل تھا حاضر ہوا اور اس نے ہز ایکسی لینسی سے سیفٹی ایکٹ کی منسوخی کے متعلق بات چیت کی۔

سیفٹی ایکٹ جائز ہے یا ناجائز اس وقت ہم اس پر کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ مگر ہم اتنا ضرور عرض کر دینا چاہتے ہیں کہ ہم پاکستان میں اظہار رائے کی زیادہ سے زیادہ آزادی کے حامی ہیں۔ اس وقت جو کچھ ہم کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ گو یہ درست ہے کہ اس وقت مودودی صاحب کی جماعت عوامی لیگ اور کمیونسٹوں کو سیفٹی ایکٹ کے خلاف مشترکہ شکایت ہے اور چونکہ یہ تینوں پارٹیاں آئندہ انتخابات میں حصہ لینا چاہتی ہیں ان کا یہ خدشہ صحیح ہو سکتا ہے کہ کوئی پارٹی جو حکومت کی منظور نظر ہو سیفٹی ایکٹ کا ناجائز فائدہ اٹھائے جس کا براہ راست نقصان مختلف جماعتوں کو پہنچنے کا احتمال ہے۔ لیکن ہمیں جس بات کی سمجھ نہیں آئی وہ یہ ہے کہ کمیونسٹ اور مودودی صاحب کی جماعت والے سیفٹی ایکٹ کے خلاف کس طرح شکایت کر سکتے ہیں اور ان کو ایسا کرنے کا کیا حق ہے؟

جہانتک کمیونسٹوں کا تعلق ہے یہ ایک حقیقت ہے کہ ان کی وفاداری صرف روس کے ساتھ ہے یا کم سے کم وہ یہاں بھی اسی قسم کی ٹوٹلٹیری حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں جس قسم کی روس میں ہے۔ دوسرے لفظوں میں ایسی حکومت جس میں ایک آمر تمام سیاہ و سفید کا مالک ہوتا ہے اور اس کے حکم کے خلاف کسی کو چون چرا کرنے کی جرأت نہیں ہوتی۔ ملک میں اس کے حکم کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ حتیٰ کہ صحافت، ادب، آرٹ الغرض ہر چیز اس کی واحد مرضی کے تابع ہوتی ہے۔ آپ نہ تو ایک حرف اس کے خلاف لکھ سکتے ہیں اور نہ زبان سے نکال سکتے ہیں۔ پھر کیا یہ حیرت نہیں ہے کہ کمیونسٹوں کو سیفٹی ایکٹ کے خلاف جو روسی استبداد کا پاسنگ بھی نہیں شکایت ہے؟

باقی رہی مودودی صاحب کی جماعت تو اس کے "شرعی قانون" کا پہلا اصول یہ ہے کہ حکومت الٰہیہ میں کسی مسلمان کو اپنا دین تبدیل کرنے کی اجازت نہیں ہوگی اور دوسرا اصول یہ ہے کہ جس گروہ کو حکومت اپنی خود ساختہ شریعت کے رو سے اقلیت قرار دیدے گی اس کا کوئی فرد کسی کلیدی آسامی پر نہیں لگایا جا سکتا۔ دال کے ان دو دانوں سے ہی پوری ہنڈیا کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ ان خود ساختہ اسلامی اصولوں کے سامنے یقیناً سیفٹی ایکٹ مارے شرم کے پانی پانی ہو جاتا ہے۔

یہاں ذرا ہم مودودی صاحب کی جماعت کے مندرجہ بالا دو اصولوں کی کسی قدر وضاحت کر دینا مناسب سمجھتے ہیں۔ مودودی صاحب نے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ مسلمانوں کے کس فرقہ کی فقہ کے مطابق قانون بنایا جائے گا یہ تصریح کی ہے کہ جس طرح تمام جمہوری حکومتوں کا قاعدہ ہے اکثریت کی فقہ کے مطابق قانون بنایا جائے گا۔ جس کا صریح مطلب یہ ہے کہ باقی تمام اسلامی کہلانے والے فرقے بھی غیر مسلموں کے ساتھ اقلیت قرار دیئے جائیں گے۔ اور اگر اکثریت والے فرقہ سے نکل کر کوئی شخص کسی اقلیت والے فرقہ میں شامل ہوگا تو اس کو مرتد قرار دے کر واجب القتل قرار دیا جائے گا۔ یہ بات خاص طور پر قابل غور ہے کہ تقریباً ہر اسلامی فرقہ کی فقہ کے مطابق اپنے سوا ہر فرقہ مرتد اور واجب القتل ہے۔ اس لئے یہ بات کہ کس فرقہ کی فقہ غالب آئے گی کچھ فرق نہیں پڑتا۔ مگر چونکہ پاکستان میں حنفیوں کی بظاہر اکثریت ہے اس لئے یقیناً مودودی صاحب کے ذہن میں اسی فرقہ کی فقہ ہے اس طرح شیعہ۔ اہلحدیث اور احمدی تو آپ کی حکومت الٰہیہ میں ضرور اقلیت قرار دیئے جائیں گے۔ نیز اس ضمن میں مندرجہ ذیل دو حوالے ملاحظہ ہوں:۔

> "مثلاً" اسلام اپنی مملکت کے کسی مسلم شہری کو یہ آزادی نہیں دیتا کہ وہ اس ملک کے اندر رہتے ہوئے اپنا دین تبدیل کرے۔"
>
> (تسنیم یکم ستمبر صفحہ ۲ کالم ۳ ماخوذ از ترجمان القرآن)

اس کے صاف معنے یہی ہیں کہ اگر کوئی ایسا کرے گا تو اس کو قتل کر دیا جائے گا۔

پھر مودودی صاحب اپنی ایک تقریر میں فرماتے ہیں:۔

> "لہذا یہاں قانون ملکی (Law of land) کس فرقہ کا ہوگا۔ جواب دیا گیا کہ جس طرح تمام جمہوری نظاموں میں قانون ملکی وہی ہوتا ہے جس پر اکثریت متفق ہو۔ اس لئے یہاں بھی اکثریت والے فرقہ کی فقہ ہی قانون ملکی ہوگی۔"
>
> (تسنیم ۲۵ جولائی ۱۹۵۰ء صفحہ ۳ کالم ۵)

ہم نے شروع میں عرض کر دیا ہے کہ ہم سیفٹی ایکٹ کے جواز و عدم جواز پر اس وقت نہیں لکھ رہے مگر سیفٹی ایکٹ پر ان ہر دو اعتراض کرنے والوں کی خدمت میں ہم اتنا ضرور عرض کریں گے کہ ؎

چشم بد اندیش کہ برکندہ باد
عیب نماید ہنرش در نظر

(مصرع جیسا چھپا: چشم ہوئے او کشا باز بہ خویشتن نگر)

حضرت مریم صدیقہ کا رفع آسمانی

ذیل میں اخبار صدق سے "سچی باتیں" کے زیر عنوان مولٰنا عبدالماجد صاحب دریابادی کا ایک نوٹ بحوالہ "نوائے وقت" درج کیا جاتا ہے۔

> ## "ایک جدید مسیحی عقیدہ"
>
> لنڈن ۱۷ اگست کل کلیسیائے انگلستان کے دو سب سے بڑے عہدہ داروں یعنی یارک اور کنٹربری کے لاٹ پادریوں نے اپنے ایک مشترک بیان میں پاپائے روم کے تازہ اعلان کی شد و مد سے تردید کی ہے جس میں مقدس کنواری کے عقیدہ رفع آسمانی کا ذکر تھا اور اس نئے عقیدہ کو مذہب مسیحیت میں ایک سخت بدعت سے تعبیر کی ہے۔
>
> "یہ بیان پوپ کے اعلامیہ مؤرخہ ۱۴ اگست کے جواب میں نکلا ہے جس کا ماحصل یہ تھا کہ یکم نومبر کو پوپ سینٹ پیٹر کے کلیسا سے اس کا باقاعدہ اعلان کریں گے کہ مریم مقدس بعد وفات جسماً آسمان پر اٹھا لی گئیں اور اسی وقت سے یہ عقیدہ کیتھولک مذہب کے بنیادی عقائد میں شامل ہوتا ہے۔" (رائٹر)
>
> حضرت مریم کا تقدس جس کے ڈانڈے پرستش سے ملے ہوئے ہیں تو اب تک بھی کیتھولک مسیحیت کا جزو تھا اور کروڑوں کیتھولک اس عقیدہ کے بھی قائل تھے کہ بعد وفات آپ کا رفع آسمانی ہو گیا تھا۔ لیکن یہ عقیدہ اب تک کیتھولک مذہب کا جزو نہ تھا۔ اب یکم نومبر سے یہ باقاعدہ کیتھولک مذہب کا جزو بن جائے گا اور ہر کیتھولک کو یہ ماننا لازمی ہو جائے گا کہ آپ بعد وفات آسمان پر اٹھا لی گئیں ـــ قرآن مجید نے جب ساڑھے تیرہ سو سال پہلے مسیحیوں کے سلسلہ میں یہ خبر دی تھی کہ یہ لوگ مسیح کے ساتھ والدہ مسیح کو رتبہ الوہیت پر پہنچائے ہوئے ہیں تو بعض مسیحی بہت چڑھے تھے اور کچھ مسیحی اس سے اب تک شدت سے انکار کرتے رہے ہیں۔ یہ جدید عقیدہ انہیں قرآن کے بیان سے کتنا قریب لا رہا ہے۔"

اس نوٹ سے ایک تو معلوم ہوتا ہے کہ رومن کیتھولک پہلے ہی سے حضرت مریم صدیقہ والدہ حضرت عیسٰے علیہ السلام کے رفع آسمانی کے قائل ہیں اب صرف اس کو کیتھولک مذہب کا جزو بھی بنا دیا گیا ہے۔ دوسرے مولٰنا دریابادی صاحب کی رائے میں رفع آسمانی اور عقیدہ الوہیت لازم و ملزوم ہیں کیونکہ قرآن کریم نے تو حضرت مریم صدیقہ کے متعلق بھی عیسائیوں پر صرف عقیدہ الوہیت کا ہی الزام لگایا ہے۔ مولٰنا دریابادی فرماتے ہیں کہ کیتھولک کا حضرت مریم صدیقہ کے متعلق رفع آسمانی کا عقیدہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ آپکی الوہیت کے بھی قائل ہیں۔ یعنی عقیدہ رفع آسمانی اور عقیدہ الوہیت لازم ملزوم ہیں۔ کیا وہ مسلمان جو حضرت عیسٰے علیہ السلام کے جسمانی رفع آسمانی کے قائل ہیں اس بات پر غور فرمائیں گے۔

پھر قرآن کریم میں آتا ہے۔

وجعلنا ابن مریم وامہ اٰیۃ واوینٰھما الیٰ ربوۃ ذات قرار و معین۔ (مومنون ع ۳)

یعنی ہم نے ابن مریم اور آپ کی والدہ کو نشان بنایا اور ان دونوں کو ہم نے ایک بلند مقام کی طرف پناہ دی جو قرار والا اور چشموں والا ہے۔

اس آیہ کریمہ میں لفظ آیہ (الٰہی نشان) نہایت اہم ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مریم صدیقہ اور حضرت عیسٰے علیہ السلام کو پناہ دینا ایک الٰہی معجزہ تھا۔ اب یہ پناہ دینا صرف دو صورتوں میں معجزہ کہلا سکتی ہے۔ یا تو دونوں کو جسماً آسمان پر اٹھا لیا جائے اور بہشت میں رکھا جائے اور یا پھر دونوں کو فلسطین کے دشمن یہودیوں سے ایسی جگہ پناہ دی جائے جہاں ان کی پہنچ نہ ہو سکے۔ اس لئے اس آیہ کریمہ کے رو سے یا تو ہمیں ماں بیٹا دونوں کا جسمانی رفع ماننا پڑے گا اور یا دونوں کو اللہ تعالےٰ کا ایسی جگہ پناہ دینا تسلیم کرنا پڑے گا کہ جہاں پناہ دینا معجزہ یا بالفاظ قرآن کریم "آیہ" کہلا سکے۔ الغرض اگر آسمان پر بجسد عنصری گئے ہیں تو دونو ماں بیٹا گئے ہیں۔ اور اگر زمین پر ہی کسی ذات قرار و معین جگہ میں اعجازی رنگ میں پناہ گیر ہوئے ہیں تو دونو ہوئے ہیں۔

اب یہ بات ہمارے علماء کے اختیار میں ہے کہ خواہ وہ دونو کے لئے کیتھولک کا عقیدہ رفع آسمانی رکھیں جس کے ساتھ بقول مولٰنا دریابادی دونوں کے لئے عقیدہ الوہیت بھی لازم ملزوم ہے اور خواہ ربوہ ذات قرار و معین کو کوئی ایسی پناہ گاہ [illegible] مان لیں جو ہے تو زمین پر ہی مگر جہاں [illegible] اللہ تعالےٰ کی "آیہ" یعنی نشان [illegible]

ایک احمدی مبلغ کی گذشتہ تبلیغی ڈائری کے چند ورق

(گذشتہ سے پیوستہ)

از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ انچارج سیرالیون مغربی افریقہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۳)

جب میں نے سیرالیون مشن کا چارج لیا تھا اس وقت مشن ابھی ابتدائی حالت میں تھا۔ ایسی حالت میں ہر ذمہ داری اور ہر قسم کا کام مبلغ انچارج کو خود ہی کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ ان دنوں مشن کا انچارج سیکرٹری۔ منیجر مبلغ۔ کلرک۔ ٹائپسٹ خزانچی چپڑاسی غرضیکہ سب کچھ میں ہی تھا اور کوئی اور مبلغ ابھی تک وہاں نہ پہنچا تھا اور ایسی ابتدائی حالت میں بعض وقت مالی تنگی کا ہو جانا بعید از قیاس نہیں ہوتا خصوصاً جبکہ مشن مالی لحاظ سے Self supporting ہو۔ چنانچہ اسی بَو کا کے قصبہ میں ایک دفعہ سیرالیون مشن کی آمد اس قدر کم ہو گئی کہ اس سے اخراجات پورے کرنا ناممکن ہو گیا یہاں تک کہ میرے پاس ایک پائی تک نہ رہی اور مجھے خود دو تین دن فاقے کرنے پڑے۔ اور مہینہ ختم ہونے پر سکول کے استادوں کی تنخواہیں بھی ادا نہ کر سکا جس کی وجہ سے ان میں بھی بددلی پیدا ہو رہی تھی بلکہ بعض نے سمجھا کہ میں انہیں رقم ادا کر سکنے کے باوجود ادائیگی سے گریز کر رہا ہوں خصوصاً غیر احمدی استاد جنہیں روحانی لحاظ سے ہم سے کوئی تعلق نہ تھا۔ ان حالات میں میں بڑا پریشان تھا اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو تھا کہ یہ مشکل کے دن جلد ختم ہوں۔

ایک دن مغرب کے وقت بارش ہو رہی تھی۔ میں نے اپنے کمرے میں دعا شروع کی اور اللہ تعالیٰ سے بڑے انکسار اور لجاجت سے دعا کی کہ الٰہی تو اس وقت غیب سے مدد فرما اور میری مشکل دور کر کہ یہ سب تیرا اور تیرے مسیح موعودؑ کا کام ہے۔ ہم تو صرف ایک واسطہ اور آلۂ کار ہیں۔ اس حالت میں نیمپ جلانے کی طرف بھی توجہ نہ ہوئی اور نماز کے بعد بھی میں مصلّے پر ہی پڑا رہ کر بڑی رقت سے دعا کرتا رہا کہ اے خدا گو میں تیرا ایک کمزور اور گنہگار بندہ ہوں۔ مگر میری مالی تنگی کی وجہ سے اس وقت تیرے مسیح موعودؑ کے مشن کو نقصان کا اندیشہ ہے تو اپنے فضل سے میری مدد فرما۔

کچھ دیر کے بعد وہاں ہی مجھے اونگ سی آگئی اور میں سو گیا۔ چند منٹ ہی گذرے ہوں گے کہ کسی نے دروازے پر دستک دی اور کھٹکھٹانے کی آواز سنائی دی۔ بارش ہوا اور اندھیری رات میں اس وقت شہر سے دور اس طرح دروازہ کھٹکنا تعجب انگیز تھا۔ تاہم میں نے فوراً اٹھ کر دروازہ کھولا تو دیکھا کہ ہمارے سکول کا ایک لڑکا تمبیل نامی جس کے والد چیف الحاجی سعدی نے مشن اور سکول کی عمارت کی مرمت کے لئے پچاس پونڈ دینے کا وعدہ کیا ہوا تھا اپنے ہاتھ میں ایک رومال میں کچھ باندھے ہوئے کھڑا تھا۔ حسبِ معمول سلیوٹ کر کے کہنے لگا کہ میرے والد ابھی ابھی آٹھ بجے کی گاڑی فریٹون سے آئے ہیں وہ السلام علیکم کہتے ہیں۔ انہوں نے یہ دس پونڈ آپ کو اپنے وعدے کے مطابق ارسال کئے ہیں اور کہتے ہیں کہ بقیہ چالیس پونڈ وہ کل اپنے علاقہ کے ہیڈ کوارٹر میں پہنچ کر بھیج دیں گے چنانچہ انہوں نے حسب وعدہ اگلے دن بقیہ رقم بھی بھیج دی اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے اُجیب دعوۃ الداع کا تازہ اور فوری ثبوت دے کر اپنے بندوں کی بروقت مدد کی۔ ذالک یفعل ما یشاء لکم وھو السمیع العلیم۔

(۴)

سیرالیون کے اندرونی علاقوں میں بائوما ہوا ایک قصبہ ہے جہاں سونے وغیرہ کی کانیں ہیں اور انگلش کمپنیاں وہاں سے سونا نکالتی ہیں۔ ایک دفعہ میں حسبِ معمول وہاں اپنے احمدیہ مشن اور سکول کے جس کے انچارج ان دنوں ایک افریقن مبلغ تھے۔ معائنہ کیلئے گیا۔ وہاں جا کر معلوم ہوا کہ اس علاقہ کے پیراماؤنٹ چیف۔ اور دیگر بڑے بڑے لوگ عیسائیوں کی انگیخت پر ہماری بڑی مخالفت کرتے رہتے ہیں۔ اور احمدی احباب کو گو احمدیت کے نام پر نہیں مگر ادھر اُدھر کے دیگر قانونی حیلوں بہانوں سے دکھ دیتے رہتے ہیں۔

دریا پر پکنک

انسپکشن کے بعد طالبعلموں اور استادوں نے مجھ سے اگلے دن چھٹی کرنے اور نزدیک ہی ایک چھوٹے دریا پر Pick nic (ٹرپ) کرنے کی درخواست کی۔ چنانچہ دوسرے دن میں نے سارے سکول کے لئے ایک بکرا اور چاول وغیرہ مشن کی طرف سے انہیں خرید دیئے اور تمام سکول بلکہ جماعت کے بعض افراد بھی تفریح کے طور پر ہمارے ساتھ دریا پر چلے گئے وہاں ایک جگہ پر دریا کے عین درمیان ایک بہت بڑی صاف چٹان تھی۔ لڑکوں نے اس پر سارا انتظام کیا اور بکرا بھی اسی پر ایک طرف ذبح کیا۔ اسی وقت ہمارے مخالفین میں سے چند سرکش لوگ وہاں سے گزرے جو علاقہ کے چیف صاحب کے تعصب کو جانتے تھے۔ انہوں نے فتنے کی غرض سے اسے جا کر ہمارے خلاف اکسایا اور کہا کہ چونکہ احمدی تمہارے دشمن ہیں اس لئے آج وہ سب مع سکول کے سٹاف وغیرہ کے دریا پر گئے ہیں اور فلاں پتھر پر انہوں نے تمہارے خلاف بددعا کی اور جانوروں کا خون پانی میں بہا بہا کر تم پر ٹونہ اور جادو کیا ہے اور تم پر قسم کھائی ہے تاکہ تم پر کوئی ہلاکت آئے یا جلدی تم پر موت وارد ہو۔

احمدی احباب کی گرفتاری

اس ملک میں چونکہ اس قسم کی باتوں کا بہت زیادہ رواج ہے اور بڑی اہمیت دی جاتی ہے اور بعض لوگوں کا پیشہ ہی اس قسم کے کام کر کے کمانا ہے اس لئے چیف نے فوراً اعتبار کر لیا اور سخت غضبناک ہو کر اسی وقت بائوما ہوں کے سرکردہ احمدیوں کی گرفتاری کے لئے اپنی لوکل پولیس بھیج دی چنانچہ جب شام کے قریب ہم دریا سے واپس آئے تو اس کی پولیس کے آدمیوں نے جماعت کے دس گیارہ بڑے بڑے افراد کو گرفتار کر لیا۔ اور اسی وقت انہیں بارہ میل پیدل چلا کر چیف کے پاس لے گئے اور ان بیچاروں کو اسی طرح بھوکے اور تھکے ماندے صبح تک چیف کے باہر آنے کی انتظار میں زیر حراست رکھا گیا۔ اگلے دن بھی چیف نے عدم ثبوت کا عذر کر کے انہیں قید میں ڈالے رکھا۔ اور کوئی سماعت وغیرہ نہ ہوئی۔ جس سے مقصد صرف انہیں دکھ اور اذیت پہنچانا تھا۔ میں نے خود چیف کے پاس پہنچ کر ساری حقیقت سنائی اور مخالفوں کا جھوٹ واضح کیا مگر اس نے کوئی پرواہ نہ کی۔

ان دنوں علاقہ کے کمشنر صاحب بائوما ہوں سے کوئی ۳۲ میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں میں ٹیکس وصول کرنے میں مصروف تھے۔ جہاں کا پیدل رستہ پہاڑی اور دشوار گذار تھا۔ ان حالات سے مجبور ہو کر اسی دن شام کے قریب جماعت سے مشورہ کے بعد کمشنر صاحب کے ہاں فوری طور پر معاملہ پیش کرنے کے لئے میں جماعت کے دو نوجوانوں مسمی مصطفےٰ اور بیچا فی کو ساتھ لے کر پیدل چل پڑا۔ گو ہمارے پاس لیمپ تھا۔ مگر راستے میں جنگلات پانی اور دلدلوں کی وجہ سے کافی تکلیف ہوئی۔ بعض جگہ آگے راستہ معلوم کرنے میں بڑی دقت پیش آئی تاہم چونکہ احمدی دوستوں کی تکلیف کی وجہ سے دل میں افسوس اور درد تھا اور معاملہ بہت اہم تھا ہم نے صبح تک تقریباً اٹھارہ میل سفر طے کر لیا اور ایک گاؤں میں پہنچ کر نماز ادا کی۔ کچھ آرام کرنے اور کھانا کھانے کے بعد پھر چل پڑے اور دوپہر کو اس جگہ پہنچ گئے جہاں کمشنر صاحب مقیم تھے (گورنمنٹ افسروں کو ایسے علاقوں میں عموماً جھولوں میں اٹھایا جاتا ہے) ان سے مل کر سارا کیس پیش کیا۔ انہوں نے چیف کے نام ایک چٹھی لکھ دی۔ جس کی بناء پر چیف نے بادل نخواستہ احمدیوں کو کمشنر صاحب کی وہاں واپسی تک رہا کر دیا۔ میں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو بھی تمام واقعات سے اطلاع دے کر دعا کے لئے عرض کیا اور خود بھی دیگر احمدی احباب سمیت بہت دعا کی اور سب نے ایک روزہ بھی رکھا۔

کمشنر صاحب کی وہاں واپسی پر اس چیف کی اپنی ہی کورٹ میں علاقہ کے لوگ جمع ہوئے اور سالانہ ٹیکس کی ادائیگی کے بعد تحقیق شروع ہوئی۔ چیف کے چشم دید گواہوں نے بڑے مبالغہ سے اس امر کو جھوٹے رنگ دے کر بیان کیا مگر آگے آتے ہی حسب رواج اپنے ہیٹ اور کپڑے کی ٹوپیاں سر سے اتارے بغیر ہی بولنا شروع کر دیا۔ میں پاس ہی بیٹھا تھا کمشنر صاحب نے اپنے ریڈر سے کہا کہ ان بے وقوفوں کو تو کورٹ کے آداب کا بھی علم نہیں۔ انہیں صحیح بیان دینے کا شعور کہاں ہوگا۔ چنانچہ اسی وقت کمشنر کی پولیس نے انہیں گالیاں دیتے ہوئے ان کی ٹوپیاں اتروائیں۔ طرفین کے بیانات سن کر بھری مجلس میں کمشنر نے چیف کو کہا کہ دیکھو تم پرورش کرانے والے دوست ہو اور گورنمنٹ تمہیں بڑا عقلمند سمجھتی ہے۔ مگر تم نے اس معاملے میں ظلم اور تنگدلی اور بے پرواہی سے کام لیا ہے اگر یہ مشنری لوگ اور ان کے پیرو تمہاری حکومت یا حکومتِ برطانیہ کے قانون کا احترام نہیں کرتے تو باقاعدہ ثابت کرو میں انہیں سزا دوں گا۔ مگر مذہب کی بناء پر بیشک اس قسم کے معاملات کو سرد کر تو تعصب نہیں پہنچانی چاہیئے۔ یہ لوگ اپنا پیسہ تمہارے ملک میں خرچ کر کے اور تکلیف اٹھا کر تمہارے لوگوں کو مہذب بنا رہے ہیں اور گورنمنٹ کی طرف سے ان کو ویسی ہی اجازت حاصل ہے جیسے عیسائی مشنریوں کو۔ اس لئے انہیں اپنی مذہبی حدود میں آزادی سے کام کرنے دو۔ مجھے بھی وہاں ہی مخاطب ہو کر کہا کہ لوکل نظام رعادات اور رواج کا لحاظ رکھا جائے اور ان سے دوستانہ تعلقات رکھنے سے ہی مذہبی تبلیغ چل سکتی ہے۔ ورنہ اگر کسی علاقہ کے چیف کسی مبلغ کو حکم دیدیں کہ میرے علاقہ میں کام نہ کرو اور سیاست یا فتنہ وغیرہ کا عذر کرے تو گورنمنٹ اپنے معاہدات اور عمومی پالیسی کے ماتحت ان کے اندرونی معاملات میں دخل دینا پسند نہیں کرتی اس لئے وہ کسی چیف کو اندرونی امور میں مجبور نہیں کر سکتی۔

آخرکار اس طرح یہ مقدمہ ختم ہوا اور ان کے بعد ان لوگوں کی طرف سے کبھی کوئی منظم شرارت یا مخالفت نہ ہوئی۔ وہ چیف جس نے احمدی دوستوں کو اس جھوٹ کی بناء پر

(باقی صفحہ ۵ پر دیکھیں)

شیخ سعد اللہ لدھیانوی کی وفات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب مرحوم کا ایک اہم مکتوب

پشاور سے مجھے محترمی ڈاکٹر محمد عبد الرحمن صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم کا ایک خط بھجوایا ہے۔ جو حضرت ڈاکٹر صاحب مرحوم نے مکرم ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب کے ایک استفسار کے جواب میں ۴ر ستمبر ۱۹۴۵ء کو شیخ سعد اللہ لدھیانوی کی وفات کے باعث کے متعلق طبی نقطۂ نگاہ سے لکھوایا تھا۔ حضرت ڈاکٹر صاحب مرحوم کا یہ خط جو مکرم منشی عبد الکریم صاحب کے واسطہ سے لکھا گیا۔ مع استفسار ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب موصوف احباب کے فائدہ کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔　(خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۵/۹)

سوال از مکرم ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب پشاور

سوال:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴-۱۵ میں سعد اللہ لدھیانوی کے لئے عربی اشعار میں چند الفاظ تحریر فرمائے۔ میری خاص توجہ شعر نمبر چار پر پڑی۔ جس کا ترجمہ یہ ہے۔ میں تجھے ناز اور تکبر کے ساتھ چلتا ہوا دیکھتا ہوں۔ کیا تو طعنۃ النجلاء والے دن کو بھول گیا۔

سعد اللہ نے بموجب مذکورہ بالا پیشگوئی کے (Pnemanic plague) نیمانک پلیگ سے وفات پائی۔ حضرت اقدس نے بھی انکی وفات کو نیمانک پلیگ سے ہی موسوم کیا اور تحریر فرمایا ہے۔ کہ اس بیماری میں چونکہ پھیپھڑا پھٹ جاتا ہے۔ اس لئے طعنۃ النجلاء کے لفظی معنوں کے لحاظ سے بھی یہ پیشگوئی مکمل طور پر پوری ہوئی۔

اب جبکہ ہم نیمانک پلیگ جس میں کہ پھیپھڑا بجائے پھٹ جانے کے منجمد ہو جاتا ہے۔ اور اس کے ہوا کے خلیے کچھ بلغم۔ کچھ رطوبت۔ کچھ دیگر مادیات سے بھر جاتے ہیں۔ اور سانس کے ذریعہ ہوا کا آنا جانا رک جاتا ہے۔ جو کہ باعث موت اور مہلک ہوتا ہے۔ تو اس سے یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے۔ کہ دراصل سعد اللہ کی موت پھیپھڑے کے پھٹ جانے سے واقعہ نہ ہوئی ہوگی۔ بلکہ اس کے اندر رطوبات کے منجمد ہو جانے کی وجہ سے ہوئی ہوگی۔ چونکہ یہ نتیجہ باعث تسلی نہیں ہے۔ اس لئے استدعا ہے۔ کہ ڈاکٹری نقطۂ نظر سے روشنی ڈالی جاوے۔ اور اس بیماری کی (Pathology) پتھالوجی بھی مدنظر رہے۔

خاکسار ڈاکٹر محمد عبد الرحمن عفی عنہ

جواب از حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم قادیان

الصفہ قادیان　　بسم اللہ الرحمن الرحیم
۴/۹ ۴۵ء　　نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی منشی عبد الکریم صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا خط مجھے ملا۔ میں بسبب علالت کے لکھنے پڑھنے سے آج کل معذور تھا۔ تاہم مختصر جواب لکھوا دیتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انجام آتھم میں سعد اللہ کے لئے بد دعا کی۔ اور الہام ان شانئک ھو الابتر۔ یعنی وہ بے نسل بھی رہے گا۔ شائع کر دیا۔ مقابل پر سعد اللہ کی بد دعا بھی موجود ہے۔ جو اس نے شائع کی۔ غرض الہام ابتر والا اور ساتھ ہی ایک مباہلہ دونوں پبلک کے سامنے آگئے۔ ابتر والا الہام تو آپ جانتے ہیں کہ پورا ہو چکا۔ اس میں تو کوئی شک وشبہ نہیں۔ مباہلہ کی دعا جو تھی۔ وہ بھی خدا تعالیٰ نے قبول کر لی۔ اور جو جو حضرت اقدس نے سعد اللہ کے مقابل پر ان عربی اشعار مندرجہ تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴-۱۵ میں مانگا تھا۔ اسے لفظی طور پر قبول کر لیا۔ اور جو جو الفاظ حضور نے اس بد دعا میں لکھے ہیں۔ وہ عین صحیح طور پر پورے ہو گئے۔ منجملہ اس کے ایک شعر نمبر ۴ صفحہ ۱۴ پر درج ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں تجھے ناز اور تکبر کے ساتھ چلتا دیکھتا ہوں۔ کیا تو طعنۃ النجلاء والے دن کو بھول گیا۔ یعنی اب تو تو ناز و تکبر سے پھر رہا ہے۔ وہ دن بھی آتا ہے۔ جب طعنۃ النجلاء تیرے سامنے آجائیگا۔ طعن کے معنے نیزہ مارنا یا نیزہ سے زخمی کرنا۔ اور طعنۃ النجلاء کے معنی ایسا زخم نیزہ کا جو بہت وسیع ہو۔ یہ بد دعا کا لفظ ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اس مباہلہ یعنی بد دعا کو منظور کیا۔ تو لفظوں کے احترام سے بالکل اسی طرح اس کو موت دی۔ یعنی طاعون جو نمونیا پلیگ کی قسم کا تھا۔ اس سے وہ ہلاک ہوگیا۔ طعنۃ کے معنی لفظی طاعون کے نہیں ہیں۔ لیکن لفظی مشابہت طعنہ اور طاعون میں اتنی ہے۔ کہ اسکی وفات خدائی نیزہ کے زخم سے ہوئی۔ لیکن وہ گلٹی والی پلیگ سے بھی مر سکتا تھا۔ اور صرف بخار والی پلیگ سے بھی مر سکتا تھا۔ کیونکہ یہ ہر دو صورتیں بھی طاعون ہی کہلاتی ہیں۔ لیکن لفظ نجلاء یعنی وسیع اور بڑے زخم کی تعریف کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے اسے وہ طاعون دیا۔ جو وسیع اور بڑا زخم پیدا کرنے والا تھا۔ یعنی نمونیا پلیگ۔ وجہ اس کی یہ ہے۔ کہ گلٹی والے اور صرف بخار والے طاعون میں اگرچہ وہ بھی طعنہ یعنی خدائی مار کا زخم ہے۔ اتنی فراخی اور وسعت زخم کی نہیں ہوتی۔ جتنی نمونیا والے طاعون میں۔ کیونکہ نمونیا والے طاعون میں دونوں پھیپھڑے اتنے متورم یعنی زخمی ہو جاتے ہیں۔ کہ مریض انسان کے بلغم میں بکثرت خون آتا ہے۔ گویا فرشتوں نے اس کے پھیپھڑوں میں واقعی نیزے مارے ہیں۔ اور ان کو خوب زخمی کر دیا ہے۔ باقی دو قسم کے طاعون کے بیمار خون نہیں تھوکتے۔ اس لئے وہ صرف طعنہ یعنی طاعون یعنی الٰہی نیزہ کے زخم سے مرجاتے ہیں۔ لیکن نمونیا پلیگ میں چونکہ خون کھنگار اور بلغم میں برابر آتا رہتا ہے۔ اس لئے وہ صرف طعنہ نہیں بلکہ طعنۃ النجلاء یعنی معمولی زخم نہیں بلکہ وسیع زخم اور خون چکاں زخم والا بیمار ہوتا ہے۔ اور جب پھیپھڑوں سے خون جاری ہو جائے۔ خواہ بیماری سے خواہ کسی اور وجہ سے وہ بہرحال پھیپھڑے کے سیل cells اور اسکی باریک رگیں پھٹنے کے نتیجہ میں ہوتا ہے۔ اور یہ پھٹنا کسی ایک جگہ پھیپھڑے میں مثل چھری کے زخم کے نہیں ہوتا۔ بلکہ ہر دو پھیپھڑے ہر جگہ سے متورم اور زخمی ہو کر خون دینے لگتے ہیں۔ ایسے پھیپھڑوں کو زخمی کہنا اور وسیع طور پر زخمی کہنا عربی اردو دونوں زبانوں میں فصاحت کہلاتا ہے۔ نہ کہ قابل اعتراض۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سعد اللہ کے لئے طعنۃ النجلاء یعنی وسیع زخم نیزہ کا مانگا تھا۔ خدا نے کہا۔ اچھا طعنہ بھی ملیگا۔ (زخم نیزہ کا) اور وہ طاعون کی شکل میں اور ایسا وسیع ہوگا۔ کہ لوگ اور خود بیمار اس زخم کی شدت اور فراخی اور وسعت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ اور وہ جب تھوکے گا۔ اور کھانسے گا تو خون تھوکے گا۔ تاکہ دیگر دو قسم کی طاعونوں کی نسبت ایک امتیاز نمایاں موجود ہو۔ زخمی ہو کر پھٹ جانا کے لفظ ایسے ہی ہیں۔ جیسے کوئی کہے۔ پھیپھڑے سخت متورم ہو کر ان کے cells کی دیواریں پھٹ گئی ہیں۔ اور ان میں سے خون بہہ رہا ہے۔ پس کوئی بات بھی تو قابل اعتراض نہیں۔ خدائی زخم اور خدائی نیزے ایسے لطیف ہوتے ہیں۔ کہ باہر تو نشان نہیں ہوتا۔ اور تیچاتی کے اندر کے اعضاء چھلنی ہو جاتے ہیں۔

اقرب الموارد جو عربی کی مشہور لغت ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ طعنۃ نجلاء ایک محاورہ ہے۔ جس کے معنے وسیع زخم کے ہیں۔ پس طاعون کے کیڑوں نے سعد اللہ کے ہر دو پھیپھڑوں میں ہر جگہ زخم کر دیئے۔ اور یہ لفظ بالکل پورے طور پر اس پر صادق آگیا۔ کیونکہ وہ بوبانک پلیگ اور Septicaemic plage سے نہیں مرا۔ بلکہ ایسے طاعون سے مرا۔ جس میں سارے جہان نے اس کے زخم کے خون کو دیکھ لیا۔ اور اس طاعون کی قسم سے وہ ہلاک ہوا۔ جس کا زخم سب سے وسیع اور فراخ تھا۔ والسلام

(ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل)

بقیہ صفحہ ۲

قید کیا تھا۔ اسے بعد میں عدم اعتماد کی وجہ سے گورنمنٹ نے علیحدہ کر دیا۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی اسے سزا ملی۔ اور اسکی جگہ ایک نیم عیسائی شخص منتخب ہوا ہے۔ جس کے ہم سے اچھے تعلقات ہیں۔ اور وہ ہمارے مشن کی مدد بھی کرتے رہتے ہیں۔

نمونہ کے طور پر یہ چند واقعات اس امر کے ثبوت کے لئے کافی ہیں۔ کہ بیرونی ممالک میں احمدی مبلغین کی کامیابی کا اصل راز کیا ہے۔ اور اس میں ان کی ذاتی شخصیت اور قابلیت کا کتنا دخل ہے۔ اور کس قسم کے حالات سے ان کو دوچار ہونا پڑتا ہے۔ گو میں نے دیسے حالات عرض کئے ہیں۔ مگر تقریباً تقریباً ہر مبلغ کو اسی قسم کے حالات پیش آتے رہتے ہیں۔ اور اسی طرح اللہ تعالیٰ ان کی تائید و نصرت فرماتا ہے۔ احباب سب مبلغین کی کامیابی اور صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ بقیہ واقعات انشاء اللہ پھر پیش کئے جائیں گے۔ خاکسار کی صحت آج کل بڑی خراب رہتی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ میری صحت کی بحالی کے لئے نیز یہ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے مزید خدمت دین کی توفیق دے۔ آمین۔

درخواست دعا

میری اہلیہ سردار بیگم ۵ر ستمبر سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ ۹ر ستمبر کو بچہ تولد ہوا۔ بوجہ سخت بخار ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

یوم سالانہ اجتماع اور ربوہ

(از مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی ؔ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ اجتماع کی اہمیت اور ضرورت کو خدام پر واضح کرنے اور اس کی تیاری کرنے کے لئے مجلس عاملہ (مرکزیہ) کی طرف سے یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ مورخہ ۳ ستمبر کو یوم سالانہ اجتماع منایا جائے مرکزی ہدایات کے مطابق یوم سالانہ اجتماع منانے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا ایک جلسہ بعد نماز ظہر مسجد بلاک ج میں زیر صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مددگار نائب صدر ہوا۔ جس میں قریشی عبدالرشید صاحب مہتمم مال (مرکزی) مولوی غلام باری صاحب سیف مولوی فاضل کی تقاریر کے علاوہ مکرم مولوی رحمت علی صاحب مبلغ انڈونیشیا نے بھی "انڈونیشیا میں تبلیغ احمدیت" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

قریشی عبدالرشید صاحب نے فرمایا۔ ہمارا دسواں سالانہ اجتماع بہت قریب آگیا ہے۔ اور یہ اجتماع اپنے اندر بہت سی خصوصیات رکھتا ہے۔ اجتماع کا پورا پروگرام حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی جو مجلس خدام الاحمدیہ کے صدر بھی ہیں نگرانی میں ترتیب دیا جا رہا ہے۔ اور اس کے مطابق انشاء اللہ کام کیا جائے گا۔ دوسرے اجتماع کے معاً بعد حضور کے ارشاد کے ماتحت خدام کی علمی اور دینی تربیت کے لئے چودہ روزہ کیمپ جاری کیا جا رہا ہے جس میں بیرونی مجالس کے خدام بھی شامل ہوں گے اور یہ ظاہر بات ہے کہ اس سال سالانہ اجتماع کے اخراجات پہلے سالوں سے کہیں زیادہ ہوں گے۔

قریشی صاحب نے فرمایا ہمارا اندازہ ہے کہ اس سال پہلے سے ڈیڑھ گنا خدام زیادہ آئیں گے اور چودہ روزہ کیمپنگ کو ملا کر قریباً آٹھ ہزار روپیہ کی اخراجات کے لئے ضرورت ہو گی۔ اور اگر چندہ سالانہ اجتماع پوری شرح کے ساتھ وصول کر لیا جائے۔ تو انشاء اللہ ان اخراجات کا معتد بہ حصہ پورا ہو جائے گا۔ اور باقی فی نمائندہ خرچ مقرر کر دیا جائے گا۔ مگر ضرورت ہے کہ اس کے لئے مجالس اجتماعی اور منظم کوشش کریں۔ اس لئے آج کا دن منایا جا رہا ہے۔ اور پاکستان کی جملہ مجالس سے اپیل کی گئی ہے کہ آج وفود کی صورت میں ہر ایک خادم کے پاس جائیں۔ اور چندہ وصول کریں۔ مرکزی مجالس کی ذمہ داریاں بہت زیادہ ہیں۔ ان ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے یہاں کی مجالس کو چاہیئے کہ وہ جلد از جلد یہ چندہ اکٹھا کر کے جمع کرا دیں تا ابتدائی کام شروع کر دیئے جائیں۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے قریشی صاحب نے فرمایا۔ اس سال حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ نے ایک اور اہم مالی ذمہ داری بھی خدام الاحمدیہ پر ڈالی ہے۔ اور وہ تحریک جدید دفتر دوم کی ہے کہ بہت سے نوجوانوں نے اس پر لبیک کہا لیکن افسوس ابھی وہ وعدے سو فیصدی پورے نہیں ہوئے۔ مرکزی مجالس کے خدام کو چاہیئے کہ پوری جدوجہد کے ساتھ ان وعدوں کو پورا کریں تا ہم حضور کی خدمت میں یہ لکھ سکیں کہ ہم نے اپنے وعدے سو فیصدی پورے کر دیئے ہیں۔

مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف فاضل نے تنظیم کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ موتی خواہ کتنا ہی قیمتی ہو۔ جب تک وہ کسی دھاگہ میں پرو دیا نہ جائے۔ مارکیٹ میں اس کی وہ قیمت نہیں پڑ سکتی جو مالا میں پروئے ہوئے موتی کی پڑتی ہے اسی طرح کسی جماعت کے افراد میں خواہ کتنی صلاحیتیں پائی جائیں۔ جب تک وہ کسی تنظیم کے ماتحت نہ ہوں گے۔ ان کی سب صلاحیتیں ضائع ہو جائیں گی جس قوم کے اندر تنظیم نہیں ہے۔ اس کے کام سیدھے نہیں۔ نماز تمہارے سامنے تنظیم کا بہترین نمونہ پیش کرتی ہے۔ نماز میں امام غلطی کرتا ہے تو مقتدی سبحان اللہ کہہ کر اسے اس طرف توجہ دلا سکتا ہے۔ لیکن اگر امام کی اس طرف توجہ نہیں ہوئی اور وہ غلطی کر جاتا ہے۔ تو مقتدی کو بھی اس کی اتباع میں وہی غلطی کرنی پڑتی ہے۔ پس آپ بھی جماعتی تنظیم و ضبط یا اس کے ماتحت کسی اور تنظیم میں ہوتے ہوئے اس پر اعتراض نہ کریں۔ آپ تنقید کرتے ہیں تو گویا آپ جماعت کو تباہ کرنے کے درپے ہیں۔ مسلمان قوم تباہ اسی وقت ہی ہوئی۔ جب اس کے اندر اختلاف پیدا ہو گیا اور تنظیم باقی نہ رہی۔ ہاں میں اسلام نے جو نمونہ پیش کیا ہے وہ تمہاری زندگی کے تمام شعبوں پر حاوی ہے۔ تنظیم سیکھیئے اور اسے اپنے تمام روزانہ کاموں پر حاوی کیجئے۔ کیونکہ تمام برکتیں اس میں ہیں۔ اس سے تمہارا کیریکٹر مضبوط ہو گا۔ تمہاری قوم مضبوط ہو گی اور تم پہلے سے زیادہ عمدگی کے ساتھ اپنے فرائض کو سرانجام دے سکیں گے۔

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب فاضل نے معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف وہ ہدایات پڑھ کر سنائیں۔ جو وقتاً فوقتاً دفتر سے جاری ہوئیں۔ اور وہ یہ ہیں۔

۱- ربوہ اور چنیوٹ اور احمد نگر کی مجالس، مرکزی مجالس قرار دی گئی ہیں اس لئے سالانہ اجتماع میں ان کے جملہ خدام کی شمولیت لازمی ہے۔ بصورت اشد مجبوری اپنے زعیم کی معرفت مرکز سے چھٹی لی جا سکتی ہے۔ زعما کو چھٹی دینے کا اختیار حاصل نہیں ہو گا۔ غیر حاضروں کی رپورٹ افتتاحی تقریر کے معاً بعد حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کر دی جائے گی

"اجتماع کے موقعہ پر مجلس شوریٰ کے دو اجلاس منعقد ہوں گے۔ ایک اجلاس میں بجٹ آمد و خرچ پیش کیا جائے گا۔ اور دوسرے اجلاس میں مجالس کی طرف سے آمدہ تجاویز ہوں گی۔ شوریٰ میں صرف نمائندگان شامل ہو سکیں گے۔ جو مجلس کے اراکین کی تعداد پر ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ کی نسبت سے لئے جائیں گے۔ ہر مجلس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اجلاس عام میں ان نمائندگان کا انتخاب کرے۔ اور اس کی رپورٹ زیادہ سے زیادہ دس اکتوبر تک دفتر مرکزی میں بھجوا دے رپورٹ میں مندرجہ ذیل باتوں کی اطلاع ضروری ہے

۱- کل تعداد اراکین مجلس

۲- اسماء نمائندگان

۳- آیا ان نمائندگان کا انتخاب مجلس مقامی کی اکثریت نے کیا ہے

جس قدر تجاویز مقررہ تاریخ تک آچکی ہیں وہ مجلس عاملہ میں پیش کر کے ایجنڈا مرتب کیا جائے گا اور مجالس کو بھجوا دیا جائے گا۔ مجالس اس ایجنڈا پر اجلاس عامہ میں غور کر کے اکثریت کے فیصلوں سے اپنے نمائندگان کو اطلاع دیں گی۔ اور وہ شوریٰ کے موقعہ پر اکثریت کی رائے کو پیش کریں گے۔

۴- حسب سابق اس سال بھی اجتماع کے موقعہ پر ایک اجلاس عام منعقد ہو گا۔ اگر مجالس نے کوئی خاص بات یا انتظامی امور کے متعلق کچھ دریافت کرنا ہو تو دس اکتوبر تک معین الفاظ میں مرکز میں بھجوا دیں۔ قلیل المدت سوالات کا جواب دینا مشکل ہو گا۔

۵- خادم کے پاس مندرجہ ذیل سامان کا ہونا ضروری ہے۔

تھیلہ ایک عدد۔ سوئی۔ دھاگہ۔ دیا سلائی چالیس فٹ لمبی سُتلی۔ دو گز لمبی اور چار انچ چوڑی پٹی۔ پانچ فٹ لمبی موٹی چھڑی۔ ایک پلیٹ۔ ایک گلاس یا مگ۔ ایک چھوٹی بالٹی۔ ان کے علاوہ اگر ایک ٹارچ اور ایک فلیل بھی ساتھ ہو تو زیادہ اچھا ہے

زعماء ابھی سے تحریک کر کے یہ سامان تیار کروائیں اور اکتوبر کے شروع میں کوئی تاریخ مقرر کر کے سامان چیک کریں اور کوشش کریں۔ کہ یہ سامان ہر وقت ہر خادم کے پاس موجود اور تیار رہے۔

۶- ایام اجتماع میں چونکہ خدام خیموں میں رہیں گے اس لئے مجالس مندرجہ ذیل اشیاء اپنے ساتھ لائیں

۱- دو کھیس یا چار چادریں۔ ۲- چار مرتی چھڑیاں ۳- آٹھ کھونٹے۔ ۴- رسہ۔

۷- اجتماع کے موقعہ پر مندرجہ ذیل علمی مقابلے ہوں گے۔ زعماء ان کے لئے خدام کو تیار کر لیں اور کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ خدام ان میں حصہ لیں۔

۱- عام دینی اور دوسری معلومات۔ ۲- فی البدیہہ تقاریر کا مقابلہ۔ ۳- مضمون نگاری۔ ۴- حفظ قرآن ۵- ترجمۃ القرآن۔ ۶- مطالعہ احادیث۔ ۷- مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

۸- حسب سابق اس اجتماع کے موقع پر ورزشی مقابلے بھی ہوں گے۔ اور دو تین دن تک ان کی تفصیل مجالس تک بھجوا دی جائیں گی

۹- علمی اور ورزشی مقابلوں کے علاوہ خدام سے . . . . . بعض اخلاقی مقابلوں کا امتحان بھی لیا جائے گا۔ اور اجتماع میں شامل ہونے والے سب خدام بیک وقت ان میں شامل ہوں گے۔ خدام کو ان کی اطلاع نہیں دی جائے گی۔ بلکہ ایسے حالات پیدا کر دیئے جائیں گے۔ جن سے خدام کی بردباری۔ بہادری سچائی۔ خوش خلقی وغیرہ کا امتحان ہو سکے۔

۱۰- اجتماع کے موقعہ پر ایک فوری طبی امداد کا مظاہرہ بھی ہو گا۔ ربوہ کی مجالس سے ایک پارٹی اس میں حصہ لے گی۔

۱۱- اجتماع کے معاً بعد مجلس مرکزی کے زیر اہتمام چودہ روزہ کیمپنگ ہو گا۔ اس کے لئے تعلیمی نصاب حضور ایدہ اللہ کی خاص نگرانی میں تیار ہو رہا ہے اس کا پروگرام اور انتظامات کا ڈھانچہ تیار کر لیا گیا ہے۔ جس کا عنقریب حضور کی منظوری کے کے بعد اعلان کر دیا جائے گا۔ اس میں صرف نمائندگان حصہ لے سکیں گے۔ جو ہر مجلس سے پچاس یا پچاس اراکین کی کسر پر ایک نمائندہ کی نسبت سے لئے جائیں گے۔ عوام کو اس میں داخلہ کی اجازت نہ ہو گی۔

مندرجہ بالا امور خدام کی آگاہی کے لئے پیش کر دیئے گئے ہیں۔ اب ان پر عمل کرنا ان کا اپنا فرض ہے۔ امید ہے کہ جملہ اراکین مجلس خدام الاحمدیہ اپنے دیگر کاموں کو دوسرے وقت پر چھوڑ کر پوری کوشش کر کے اس اہم موقعہ پر حاضر ہوں گے۔

اس کے بعد مکرم مولوی رحمت علی صاحب نے انڈونیشیا میں تبلیغ احمدیت کے موضوع پر تقریر فرمائی جس کا خلاصہ علیحدہ صورت میں پیش کیا جائے گا انشاء اللہ

صاحبزادہ میاں منور احمد صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا۔ میں خدام کو چند ضروری باتوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اوّل حضور ایدہ اللہ

(صفحہ ۷ پر دیکھو)

حب اطہرا رجسٹرڈ۔ اسقاط حمل کا مجرب علاج۔ فی تولہ ڈیڑھ روپیہ:۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ پونے چودہ روپے:۔ ۱۲۰۰-۱۳ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

یوگوسلاویہ امریکی روسی جنگ میں حصہ نہیں لے گا

بلغراد ۱۳ ستمبر۔ ہندوستان کے سوفٹ رڈ صحافی مسٹر گلیشن بنرجی سے ایک ملاقات کے دوران میں یوگوسلاویہ کے حاکم اعلیٰ مارشل ٹیٹو نے کہا۔ کہ اگر امریکہ اور روس میں جنگ ہوئی تو وہ روس کی خاطر اپنے ملک کو اس جلتی ہوئی آگ کو نہیں جھونکے گا۔ مارشل ٹیٹو نے کہا۔ کہ اس کا ملک جنگ میں صرف اس حالت میں شریک ہو سکتا ہے اس پر براہ راست حملہ کیا جائے گا۔ اس لئے کسی جارحانہ عزائم رکھنے والے ملک کو ہماری ہمدردیوں کی توقع نہیں رکھنی چاہیئے۔ مارشل ٹیٹو نے کہا۔ کہ جس نظریہ حیات پر ہم ایمان رکھتے ہیں۔ وہ بھی یقیناً انقلابی ہے لیکن ہمارا مقصد اس انقلاب کو جارحانہ کارروائیوں کے ذریعہ عام کرنا نہیں ہے۔

مارشل ٹیٹو مسٹر بنرجی کے ساتھ کوئی دو گھنٹہ بات چیت کرتے رہے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا۔ خواہ شمالی کوریا والوں کو کامیابی حاصل ہی کیوں نہ ہو جائے۔ اس کا نتیجہ ملک کی آزادی کی شکل میں برآمد نہیں ہو سکتا۔

یوگوسلاویہ کے وزیر اعظم نے یہ بھی کہا کہ وہ دن دور نہیں ہے۔ جب چینی اشتراکی روس کی بڑھتی ہوئی دخل اندازی سے تنگ آکر اس کی مزاحمت شروع کر دیں گے۔ اس لئے کہ روسیوں کا مقصد چین کو اسی طرح لوٹنا اور گھسوٹنا ہے۔ جیسے انہوں نے یوگوسلاویہ کو لوٹنا اور گھسوٹنا شروع کر دیا تھا۔ مارشل ٹیٹو نے کہا۔ کہ ہم نے اہل روس کو اتنا سبق ضرور سکھا دیا ہے کہ وہ دوسری مملکتوں پر ہاتھ صاف کرنے سے پہلے اپنی کامیابی کے امکانات پر غور کر لیا کریں گے۔ اگر انہوں نے ان تجربات سے فائدہ نہ اٹھایا جو ان کو یوگوسلاویہ میں حاصل ہوئے ہیں۔ تو ان کی مخالفت دوسرے اشتراکی ممالک میں اور بھی زیادہ شدت اختیار کرے گی۔ مارشل ٹیٹو نے کہا کہ جب کسی ملک میں ایک اشتراکی جماعت برسر اقتدار آجائے تو پھر اس بات کی ضرورت نہیں رہتی کہ حکمران ماسکو اس جماعت سے اپنے آپ کو مسلط کرنے کی کوشش کریں۔

(دی۔ س۔ و۔ س)

بقیہ صفحہ (۶)

نے خدام کی صدارت سنبھالتے ہوئے فرمایا تھا کہ خدام الاحمدیہ کا بیج ان کا امتیازی نشان ہے اس لئے خدام جب کسی اجتماعی کام پر حاضر ہوں تو بیج لگا کر آئیں۔ مرکزی دفتر نے اگر اس کے متعلق مجالس کو ہدایت نہیں بھیجی تو اب بھجوا دے۔ اس وقت میں آپ سے یہی کہونگا۔ کہ آپ اس ہدایت پر پوری طرح کاربند ہوں اور جن خدام کے پاس بیج نہیں۔ وہ اپنے زعماء کی معرفت دفتر مرکزی کو مطلع کریں تا بیج مہیا کئے جا سکیں۔

دوم:۔ وقت کی قربانی کا احساس لوگوں میں کم پایا جاتا ہے۔ اس لئے حضور ایدہ اللہ نے پچھلے اجتماع کے موقعہ پر ہمارے عہد میں ترمیم فرماتے ہوئے وقت کا لفظ زیادہ کیا تھا۔ لیکن افسوس ہے کہ ابھی اس طرف خاص توجہ نہیں۔ آج حاضری غیر تسلی بخش ہے اگرچہ اس میں ایک حد تک اس بات کا بھی دخل ہے کہ جلسہ دن کے وقت کیا گیا اور مزدور پیشہ خدام اس میں شامل نہیں ہو سکے لیکن بہر حال آئندہ کے لئے خدام نوٹ کر لیں۔ کہ اس قسم کے اجتماعی کاموں میں سوائے معذوری کے حاضری سو فی صدی ہونی چاہیئے

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ بچوں کے اخلاق و کردار اور تعلیم کی ذمہ داری بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے خدام پر ہی ڈالی ہے یہ وہ نسل ہے جس نے بڑے ہو کر قوم کا کام سنبھالنا ہے۔ جس نے بڑے ہو کر آپ کی جگہ لینی ہے۔ اس لئے آپ کو چاہیئے۔ کہ ان کی خاص طور پر نگرانی کریں اور ان کی ترقی و بہبودی کے لئے ہر وقت کوشاں رہیں۔

فرمایا۔ ماضی میں خدام الاحمدیہ کے ساتھ ساتھ مجلس اطفال احمدیہ کا سالانہ اجتماع بھی ہوتا آیا ہے۔ چنانچہ اس سال بھی اطفال الاحمدیہ کا اجتماع ہوگا۔ اس لئے بچوں کو چاہیئے کہ وہ ابھی سے اس کے لئے تیاری شروع کر دیں۔ مرکزی مجالس (ربوہ چنیوٹ اور احمد نگر) کی حاضری ضروری ہے۔ جلسہ بعد دعا برخاست ہوا۔

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟

قرآن مجید مترجم

قرآن مجید مترجم } جس کا ترجمہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ نے کیا ہے۔ اور جس کے حاشیہ پر تفسیری نوٹ بھی ہیں۔ ہدیہ مجلد بارہ روپے

حمائل شریف مترجم } جس کا ترجمہ حضرت علامہ حافظ روشن علی صاحبؓ اور حضرت علامہ میر محمد اسحٰق صاحبؓ نے کیا ہے۔ ہدیہ مجلد سات روپے

ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ احمدیہ ربوہ۔ ضلع جھنگ

قاعدہ یسرنا القرآن!

(مصنفہ حضرت پیر منظور محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اور قرآن مجید بطرز یسرنا القرآن

ملنے کا پتہ:۔ دفتر یسرنا القرآن ربوہ ضلع جھنگ

ہدیہ:۔ قاعدہ مکمل دس آنے۔ پچاس یا زائد آٹھ آنے۔ حصہ اول چار آنے

قرآن مجید:۔ بے جلد ساڑھے پانچ روپے یا زائد پانچ روپے فی کاپی مجلد سات روپے۔ پانچ یا زائد ساڑھے چھ روپے فی کاپی

پارہ جات اول تا دہم چار آنے فی پارہ۔ پارہ عم چار روپے

اشتہار آگاہی ہر خاص و عام!

بعدالت جناب سید محسن صاحب ترمذی سب جج بہادر درجہ اول لاہور

محمد اسمٰعیل ولد عبد اللہ خان قوم راجپوت سکنہ حال گلی نمبر ۱۹ کان رام گڑھ (مغلپورہ) } بنام عوام الناس

بمقدمہ ۲۲/۵

آگاہی ہر خاص و عام!

مقدمہ مندرجہ بالا میں محمد اسمٰعیل سائل نے درخواست برائے حصول سرٹیفکیٹ جانشینی نسبت قبضہ مالیتی عبد اللہ خان متوفی ہذا ۱۴۳۵ روپے عدالت ہذا میں گذاری ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ جس کسی کو کوئی عذر ہو وہ بتاریخ ۱۳/۱۰/۵۰ حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔ ۳۱/۸/۵۰

دستخط حاکم ....

مہر عدالت

دواخانہ خدمت خلق

زوجام عشق } مشہور نسخہ اس کی تعریف میں کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں اس قدر لکھنا کافی ہے۔ کہ ہم نے خالص ادویہ سے تیار کیا ہے اور قیمتی ادویہ پوری مقدار میں ڈالی ہیں۔ قیمت ساٹھ گولیاں -/-/۸ روپیہ

معجون فوفل } سیلان رحم کی تکلیف کا بہت مفید علاج قیمت فی تولہ آٹھ آنہ -/۸/-

نمک سلیمانی } بہترین ہاضمہ کا سفوف قیمت فی تولہ آٹھ آنے -/۸/-

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق ربوہ۔ ضلع جھنگ (مغربی پاکستان)

کیا آپ نے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دی ہے اگر نہیں بھجوائی تو مہربانی فرما کر ستمبر سنہ ۱۹۵۰ء میں ختم ہونے والی قیمت اخبار بھجوا دیں اور وی کا انتظار نہ کریں۔ منی آرڈر کے ذریعہ قیمت بھجوانے میں آپ کو فائدہ ہے۔

سرمہ مبارک:۔ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے مفید ہے۔ فی شیشی -/۸/۲ روپے:۔ دواخانہ نور الدینؓ جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور پاکستان کے اقلیتی معاہدہ پر آخر دم تک کاربند رہونگا

پنڈت نہرو

نئی دہلی ۱۲ ستمبر۔ پنڈت نہرو وزیر اعظم ہندوستان نے اعلان کیا ہے کہ اپریل میں پاکستان اور ہندوستان کے درمیان جو معاہدہ ہوا تھا وہ چند فیصلوں کے مجموعہ کی بجائے حکومت ہند کی طے شدہ پالیسی کا مظہر ہے اور میں پوری قوت کے ساتھ ہر حیثیت میں اس پر کاربند ہوں گا۔ یہ معاہدہ کانگرس کی روایات اور دور حاضرہ کی ضروریات کے عین مطابق ہے۔ پنڈت نہرو نے یہ اعلان اپنے اس پیغام میں کیا ہے جو ناسک میں ہونے والے آل انڈیا کانگرس کے سالانہ اجلاس کے مندوبین کے غور و خوض کے لئے روانہ کیا گیا ہے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ نئے صدر کانگرس کی حیثیت سے بابو پرشوتم داس ٹنڈن کے انتخاب کے بعد ہندوستان میں فرقہ دارانہ پراپیگنڈا زور شور سے جاری ہو گیا ہے اور اپریل کے اقلیتی معاہدہ کی سخت مخالفت کی جا رہی ہے۔ پنڈت نہرو نے کہا ہے کہ نئے صدر کانگرس کے انتخاب پر فرقہ دارانہ اور رجعت پسند عناصر نے اظہار مسرت کیا۔ لہذا کانگرس کو اب یہ اعلان کر دینا چاہیے کہ اس کی پالیسی کیا ہے۔ اس مسئلہ کا تعلق کانگرس اور ملک دونوں سے ہے۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ بین الاقوامی۔ اقتصادی اور فرقہ وارانہ مسائل کے بارے میں کانگرس ایک قطعی مطمح نظر کی حامل ہے۔ گزشتہ تین چار سالوں میں کئی واقعات پیش آئے ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ان واقعات نے کانگریس کی پالیسی اور مطمح نظر میں تبدیلی ضروری بنا دی ہے یا کانگرس کو انہیں اصولوں پر کاربند رہنا چاہیئے۔ جو اب تک اس کے پیش نظر ہیں اور حکومت ہند جن اصولوں کی پابند رہی ہے۔

پنڈت نہرو نے کہا۔ کانگرس ہر محاذ پر فرقہ داری سے نبرد آزما رہی۔ بلاشبہ تقسیم کے بعد فرقہ دارانہ ذہنیت پھر ابھری اور اس نے نہ صرف کانگرس بلکہ بعض اوقات حکومت کی پالیسی کو بھی متاثر کیا

پاکستان سے اختلافات

پنڈت نہرو نے کہا "بد قسمتی سے تقسیم نے بطور ورثہ پاکستان سے کئی تنازعات پیدا کر دیئے لیکن مجھے امید ہے کہ ہم انہیں حل کر لیں گے۔ لیکن یہ اختلافات خواہ کچھ ہی ہوں ہمیں انہیں خالصتہً سیاسی سطح پر حل کرنا ہو گا۔ ہمیں فرقہ دارانہ عصبیت کا ہرگز شکار نہیں ہونا چاہیئے ہم بار بار یہ اعلان کر چکے ہیں کہ ہندوستان ایک غیر مذہبی ترقی پسندانہ مملکت ہے

اہم اعلان

دہلی سے "نوائے وقت" کے نمائندہ مسٹر شرما نے اطلاع دی ہے کہ سیاسی حلقے پنڈت نہرو کے مذکورہ بالا اعلان کو نہایت اہم قرار دے رہے ہیں۔ سیاسی حلقوں کی رائے میں پنڈت نہرو نے بلند قیادت کی مثال پیش کرتے ہوئے مخصوص مفادات اور فرقہ دارانہ عناصر کے خلاف واضح اعلان کر دیا ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ بابو پرشوتم داس ٹنڈن صدر کی حیثیت سے انڈین کانگرس کے ناسک سیشن میں کن خیالات کا اظہار کرتے ہیں چونکہ بعض صوبائی وزراء نے انتخاب کے موقعہ پر بابو پرشوتم داس ٹنڈن کی حمایت کی تھی اس لئے

پنڈت نہرو کا اعلان حکومت کے ان کارندوں کے خلاف بھی ایک دستاویز کی حقیقت رکھتا ہے گو یہ ایک حقیقت ہے کہ پنڈت نہرو کی زیر قیادت بھی فرقہ دارانہ رجحانات فروغ پاتے رہے ہیں مستقبل میں کیا ہو گا۔ ابھی سلسلہ میں وثوق سے کچھ کہنا مشکل ہے۔

اگر پنڈت نہرو کا اعلان پرشوتم داس ٹنڈن کے رجحانات کو متاثر کرنے میں ناکام رہا تو ناسک سیشن سے ہی کانگرس میں نظریاتی جنگ کا آغاز ہو جائے گا۔

اس سلسلہ میں یہ سوال مختلف قیاس آرائیوں کا مرکز بنا ہوا ہے کہ آیا پنڈت نہرو اپنے ارکان کابینہ سے نہایت مضبوطی کے ساتھ اپنی اعلان کردہ پالیسی پر عملدر آمد کرائیں گے یا حسب سابق سمجھوتہ اور مفاہمت کی روش پر گامزن رہیں گے صحیح معنوں میں "نہرو وزارت" کے قیام کی صورت میں پنڈت نہرو اس مشکل سے ہمکنار ہو جائیں گے کہ انہیں صوبوں کا پورا تعاون حاصل نہیں رہے گا تاہم کوئی چیز پنڈت نہرو کو اپنے کابینہ سے اپنے وزراء کو علیحدہ کرنے سے روک نہیں سکتی۔ جو ان کی موجودہ پالیسی کو ناکام بنانے میں کوشاں ہیں

(نوائے وقت ۱۴ ستمبر)

کمیونسٹ چین کے داخلہ کی سفارش

جنیوا ۱۲ ستمبر۔ اقوام متحدہ کی ایسوسی ایشنوں کی عالمی فیڈریشن نے اپنے پانچویں سالانہ اجلاس میں اس امر کی متفقہ سفارش کی ہے کہ کمیونسٹ چین کو اقوام متحدہ کا رکن بنا لیا جائے بشرطیکہ وہ اتحادی منشور کی دفعہ ۴ کے ماتحت حفاظتی کونسل کو یقین دلائے کہ وہ ایک پُر امن ملک ہے اور چارٹر کے ماتحت اپنے فرائض منصبی کو پورا کر سکے گا۔

مذکورہ بالا عالمی فیڈریشن مختلف حکومتوں کی نمائندہ ہونے کی بجائے مختلف ملکوں کے عوام کی نمائندگی کرتی ہے

سابق مصری وزیر نے برطانیہ سے فوجی اتحاد کا مشورہ دیا ہے

لندن ۱۳ ستمبر: قاہرہ کے اخبار "الاہرام" نے سابق وزیر جنگ ڈاکٹر احمد عطا پاشا کی یہ رائے شائع کی ہے کہ مصر کو فوج اور اسلحہ کے اتحاد کے متعلق برطانیہ سے معاہدہ کر لینا چاہیئے۔

یہ رائے اس رائے سے ملتی جلتی ہے۔ جو حال میں فواد صادق پاشا نے ظاہر کی تھی۔ جنہوں نے فلسطینی جنگ میں مصری فوجوں کی کمان کی تھی۔ جب اسمٰعیل صدقی پاشا اینگلو مصری معاہدہ پر نظر ثانی کی بات چیت کر رہے تھے۔ اس وقت عطا پاشا وزیر جنگ تھے۔ (استار)

ترکی کو امریکن دو آبدوز کشتیاں

واشنگٹن ۱۳ ستمبر: مخبر ملی ہے کہ ۱۶ ستمبر کو امریکہ اپنی دو آبدوز کشتیوں کو ترکی کی بحری بیڑے کے ان ۱۶۳ سپاہیوں اور افسروں کے حوالے کر دے گا۔ جو اس غرض کے لئے یہاں ضروری تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ یہ ملاح جنہیں اپنے ملک میں بھی آبدوزوں کے چلانے کا تجربہ حاصل ہے۔ کچھ دن ہوئے امریکہ آئے تھے ان میں سے کچھ افسر تو نیو لنڈن کی بحری درسگاہ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ باقی سپاہی فلاڈلفیا کے بحری اڈے میں تربیت حاصل کر رہے ہیں

جو آبدوز کشتیاں ترکی کو دی جا رہی ہیں وہ اس معاہدے کے ماتحت دی جا رہی ہیں۔ جو باہمی امداد کے متعلق ترکی اور امریکہ کے درمیان طے ہوا تھا۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ ترکی ملاح کس دن اپنے وطن کو واپس روانہ ہوں گے

(ڈی۔ سی۔ و۔ س)

لیاقت کا راولپنڈی میں ورود

راولپنڈی ۱۳ ستمبر: وزیر اعظم لیاقت علی خان کل سہ پہر کو لاہور سے یہاں پہنچے چکلالہ کے ہوائی اڈہ پر جب کہ وزیر اعظم اور بیگم لیاقت علی خان گورنر جنرل کے وائکنگ طیارہ سے باہر آئے تو سب سے پہلے پاکستانی وزیر امور کشمیر مسٹر مشتاق احمد گرمانی نے ان سے ملاقات کی وزیر اعظم نے پاکستانی رضا کاروں کے ایک دستہ کے مرتب کردہ گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا۔ پاکستان زنانہ نیشنل گارڈ کے ایک دستہ نے بیگم لیاقت علی خان کو گارڈ آف آنر پیش کیا۔

وزیر اعظم مسٹر مشتاق احمد گرمانی کے ساتھ قیام پذیر ہیں۔ موجودہ پروگرام کے مطابق وزیر اعظم آج کشمیر کے لیڈروں سے ملاقات کریں گے۔ اور کل جی ایچ کیو کا معائنہ کریں گے جمعہ کو وہ اعلیٰ شہری حکام سے ملاقات کریں گے سوار ہفتہ کو کشمیری لیڈروں سے دوبارہ ملاقات کریں گے۔ (استار)

شام میں ناظم القدسی کی وزارت

اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے میں کامیابی!

دمشق ۱۲ ستمبر۔ کل شام میں پہلی آئینی حکومت نے ملکی پارلیمنٹ سے اعتماد کا ووٹ حاصل کر لیا۔ ۴۲ کے مقابلہ میں ۶۷ ارکان نے ناظم القدسی کی وزارت کے حق میں ووٹ دیئے۔ یہ وزارت جمعہ کے دن قائم ہوئی تھی۔ اور اس میں عوامی پارٹیوں کے نمائندوں کی اکثریت ہے مخالف پارٹی کی طرف سے اعتراض کیا گیا۔ کہ نئی حکومت نے اپنے اعلان میں مسئلہ فلسطین کا ذکر کیوں نہیں کیا۔

بحری پولیس کیلئے تیز رفتار کشتیاں

سنگاپور ۱۳ ستمبر: سنگاپور کی بحری پولیس کے لئے نو آبادی کے ساحل پر حفاظتی انتظامات سخت تر کرنے کی غرض سے ۹ تیز رفتار بکتر بند کشتیاں اور موٹر بیڑیوں کا آرڈر دیا جانے والا ہے جس پر ۹۹۰۰۰۰ روپے صرف ہوں گے۔ بحری پولیس میں مزید ۱۶۰ افراد کی بھرتی ہونے والی ہے۔ جس سے ان کی مجموعی تعداد ۵۸۴ ہو جائے گی۔

پولیس کے ایک ترجمان نے بتایا کہ یہ کشتیاں زیادہ تر ناپسندیدہ عناصر کو ملک میں داخل ہونے سے روکنے کے لئے استعمال ہوں گی۔ تاجر زر و آبدوز آمد روکنے کے لئے بھی انہیں استعمال کیا جائے گا۔ ان میں ڈیزل انجن والے چھ موٹر ڈسپیان ۴۱ وہ ۳ فٹ والی ۳۲۱ سے فٹ والی اور ایک ۵۴ فٹ کی تیز رفتار کشتی شامل ہو گی۔ ہر کشتی میں ایسے ریڈیو لگے ہوئے ہوں گے جن سے وہ بحری پولیس کے ہیڈکوارٹر میں اپنے کنٹرول روم سے گفتگو کر سکتے ہیں۔ یہ تمام کشتیاں مقامی طور پر ہی بنائی جا رہی ہیں۔ (استار)

لبنانی صدر کے لئے حبشہ کا اعزاز

بیروت ۱۳ ستمبر: یہاں حبشہ کے سفیر نے شاہ ہیل سلاسی کی طرف سے لبنانی ری پبلک کے صدر کو ایک اعزاز دیا ہے۔ اس اعزاز کی رسم میں لبنانی وزیر اعظم ریاض الصلح۔ وزیر خارجہ مسٹر فلیپ تاکلہ اور مصر اور حبشہ میں لبنانی سفیر شیخ سمیع الخوری شریک ہوئے۔ اس کے بعد صدر نے حبشی سفیر کے اعزاز میں ایک دعوت دی۔ جس میں لبنان کے اکثر سر کردہ ارکان نے شرکت کی۔